لے لیا -

بہر حال اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ نہ صرف ان معرکوں میں انشا کا پلڑا بھاری رہا بلکہ عام مزاح نگاری اور شگفتہ بیانی میں بھی انشا اپنے دور کا نمائندہ مزاح نگار تھا ——— وہ دور جس میں گہرائی اور پائیداری کی بجائے سطحیت اور تصنع کی فراوانی تھی - نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہے کہ انشا اپنی قادر الکلامی اور مزاح نگاری کی فطری صلاحیتوں کے باوجود محض طعن وتشنیع کی دلدل میں پھنسا رہا اور ظرافت کے ان اعلیٰ نمونوں کو پیش کرنے کی بجائے جو سنجیدگی اور ظرافت کی ملتی ہوئی سرحدوں پر نمو پاتے ہیں - محض گونجتے ہوئے قہقہوں کو تحریک دینے میں کوشاں رہا - وہ خود بھی بے اختیار ہوکر ہنسا اور بڑی دیر تک ہنسا اور دوسروں کو کچوکے دے دے کر ہنساتا رہا تاآنکہ بقول آزاد اس کی ہنسی کا سارا سرمایہ ختم ہوگیا اور اس کی زندگی کے آخری ایام اس بے بس شرارے کی طرح بسر ہوئے جس پر راکھ کر موٹی موٹی تہیں جم چکی ہوں اور جس کی ساری درخشندگی ایک داستان پارینہ کا درجہ اختیار کر جائے -

اودھ پنچ سے قبل کی اردو شاعری میں طنز ومزاح کی پہلی رو تو ہجویات کی رو ہے اور اوپر ہم نے قدرے تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے - اس پر ہمیں صرف اس قدر اضافہ کرنا ہے کہ مولوی عبدالسلام ندوی نے اپنی کتاب شعرالہند میں صحیح ہجو کی خصوصیات